OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com



# یہود کے رسم ورواج کے مسلمانوں پر اثرات:وجوہ اور تدارک
# Effect of Jewish Customs on Muslims: Reasons and Remedy

**Muhammad Abu Bakar**
*Doctoral candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D.I. Khan*
**Fahd Rauf Bhatti**
*Doctoral candidate Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D.I. Khan*
**Professor Dr. Fazal Ilahi Khan**
*H.O.D Islamic Studies, Qurtuba University of Science and Information Technology, D.I. Khan*

## Abstract
In the Quran Allah has made it clear that a person who believes in Allah and his messenger cannot make friends with the enemies of Allah and his messenger. Although it may not have its own close relatives. Because one who is an enemy of Allah and his messenger cannot be a friend and benefactor of a Muslim. There is a need for the Muslim Ummah to break ties with disbelief and join Islam and people of Islam and instead of the enemies of Islam. he should build bonds of love and affection but rather his own society, politics, governments, friendship relationship maintain only with the people of Islam. Disobey the infidels and Idolaters from the Jews and Hindus etc., by their habits and customs. In how many habits have seen ordered to oppose Jews Christians and infidels and have been

CC BY

forbidden to imitate them and have been prevented from participating in their programs.

**Keywords.** Messenger, Muslims, Jewish, Infidels, Muslim, Ummah, Disbelief

## تمہید

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔[1] اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بیشک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا۔ یہ اور اس جیسی دوسری آیات میں اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ مؤمن آدمی اللہ اور اس کے رسول کے دشمن سے دوستی نہیں کر سکتا، اگر چہ اس کا سگا باپ، بھائی، بیٹا اور کنبہ برادری کیوں نہ ہو، کیونکہ جو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے، وہ کسی مسلمان کا دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ احکامِ خداوندی کا تقاضا یہ ہے کہ امت مسلمہ کفر سے ناطہ توڑ کر اسلام اور اہلِ اسلام سے جوڑے، نہ کہ دشمنانِ اسلام سے محبت اور پیار کی پینگیں استوار کرے۔ بلکہ اپنی معاشرت، سیاست، حکومت، دوستی، تعلقات، رشتے، ناطے صرف اور صرف اہل اسلام سے قائم کرے۔ کفار و مشرکین، یہود وہنود وغیرہ کی عادات اور رسم ورواج سے براءت کا اظہار کرے۔ ہمیں کتنی احادیث میں یہود و نصاریٰ اور کفار کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، اور ان کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔ ان کے پروگراموں میں شرکت سے روکا گیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں متنبہ بھی کیا گیا کہ ہمارے منع کرنے کے باوجود امت اتنے زوال کا شکار ہو جائے گی۔ ان کی مشابہت و مماثلت ضرور کرے گی۔ سچ کہا اقبالؒ نے

وضع میں تم نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

چنانچہ آج بہت سارے رسم ورواج جو مسلمانوں کے معاشرہ میں سینہ تان کے کھڑے ہیں، انکی پیدائش یہود و نصاری کے ہاں ہوئی اور انہیں کی گودوں میں انہیں پرورش ملی۔

### رسم ورواج معنیٰ و مفہوم

اس مختصر تمہید کے بعد سب سے پہلے رسم ورواج کے معنی بیان کیے جاتے ہیں۔ لغات میں رسم ورواج کے درج ذیل معانی بیان ہوئے ہیں۔ ا۔ نقش ۲۔ نشان ۳۔ تحریر ۴۔ نوشت، مجازاً: ا۔ دستور ۲۔ قانون ۳۔ رواج، اردو میں: ا۔ عادت ۲۔ چال چلن ۳۔ طور طریق کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[2] "القاموس الوحید" میں رسم کے لفظ کی وضاحت اس طرح کی گئی۔ رَسَمَ فُلان۔ خوش رفتار ہونا اچھی چال چلنا، رَسَمَتِ النَاقَةِ اونٹنی کا تیزی سے دوڑنا۔

**الرسم:۔** نقش، نقشہ، تصویر، فوٹو، نشان، ڈیزائن، بیان، احوال، مروجہ طریقہ[3] رسم رواج کی لغوی تحقیق کے بعد یہود کے ان رسوم کا تذکرہ جو یہود کے معاشروں سے جو مسلم معاشروں میں در آئے۔ ان میں سے چند چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں۔

**1۔ مساجد کا نقشہ و نگار**

زمانہ حال میں مسلمان نیکی کی نیت سے اپنی مساجد کا نقشہ و نگار کرتے ہیں۔ ایک ایک ڈھیلے کو مسجد کے نقش و نگار پر استعمال کر تے ہیں۔ بہت ساری مساجد کی بنیادی سہولیات معدوم ہوتی ہیں، لیکن زیب وزینت آرائش وزیبائش مکمل ہوتی ہے۔ پڑوس میں لوگوں کی کھانے پینے کی بنیادی ضروریات کالعدم ہوتی ہیں، ائمہ مساجد کی تنخواہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں، لیکن ہمیں صرف اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ ہماری مسجد فلاں کی مسجد سے زیادہ خوبصورت کیوں نہیں نظر آرہی۔ حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ گرامی ہے کہ مساجد کا بناؤ سنگار دراصل یہودی سرشت ہے اور آپ ﷺ کی طرف سے اس سے گریز کا حکم ہے۔ فرمانِ نبوی ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ»، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى[4] حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مسجدوں کے نقش ونگار کا حکم نہیں دیا گیا ابن عباس نے فرمایا تم مساجد کو ضرور مزین کروگے یہود و نصاریٰ کے مزین کرنے کی طرح۔

**2۔ صفائی**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ معلوم ہوا جو مسلمان اپنے ایمان کو مکمل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر، مکان، صحن، کپڑوں اور بدن کی صفائی رکھے۔ گھر اور بدن وغیرہ کی صفائی نہ رکھنا یہود کا وطیرہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنے جسم اور اپنے گھر کو میلا کچیلا رکھا کرتے تھے۔ مگر آج ہم جب مسلمانوں کی حالت دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ اکثر محسوس ہوتا ہے کہ لوگ صفائی، نظافت، حلت اور حرمت کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔ شہری افراد میں کسی نہ کسی اعتبار سے ظاہری صفائی کا خیال کیا جاتا ہے، لیکن شرعی رو سے پاکی، ناپاکی، حلت و حرمت اور صفائی کا خیال نہیں ہوتا مثلاً: وضو اور غسل کرتے ہوئے ان باتوں کا خیال نہ رکھنا کہ جن برتنوں کو بچے استعمال کرتے ہیں ان برتنوں کو بلا کسی ہچکچاہٹ کے استعمال کرنا ۔یقیناً وہ پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرسکتے، ایسے برتن حکمی طور پر ناپاک ہوتے ہیں، مگر ہم ظاہری صفائی کو دیکھ کر استعمال کرلیتے ہیں۔ صفائی کا خیال نہ کرنے کے پیچھے وجوہات جو بھی ہوں مگر تشابہ تو یہود کے ساتھ ہے جو کہ ممنوع ہے۔ حدیث مبارک ہے

عن صالح بن حسان قال سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُوا، أُرَاهُ قَالَ، أَفْنِيَتَكُمْ وَلاَ تَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ.[5] صالح بن ابی حسان کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا: اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی وستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ سخی وفیاض ہے اور جود وسخا کو پسند کرتا ہے، تو پاک وصاف رکھو۔ (میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس سے آگے کہا) اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے کے میدانوں کو، اور یہود سے مشابہت نہ اختیار کرو۔ (صالح کہتے ہیں) میں نے اس (روایت) کا مہاجر بن مسمار سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اس کو عامر بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص ؓ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ البتہ مہاجر نے «نظفوا أفنيتكم» کہا ہے۔

**3۔ مخصوص ایام میں بیوی سے یکسر الگ تھلگ ہو جانا**

یہود اپنی بیویوں سے حالت حیض میں مکمل طور پر الگ تھلگ ہو جایا کرتے تھے اور انہیں حرام سمجھتے تھے۔ ان کا کھانا پینا الگ ہو جاتا تھا اور گھر کا کھانا وغیرہ تیار بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ مخصوص ایام میں جماع کے علاوہ حسبِ معمول رویہ رکھو۔ ویسا طریقہ نہ ہو جیسا کہ یہود رکھتے تھے یعنی مکمل طور پر عورتوں کو الگ تھلگ کر دینا۔ بیویوں کے ساتھ جماع کے علاوہ باقی ہر طرح کا تعلق رکھا جا سکتا ہے اور ان کا کھانا پینا بھی اکٹھے ہو سکتا ہے، اور وہ گھر کا کھانا وغیرہ تیار بھی کر سکتی ہیں۔ یہ نجاست اندرونی ہے، ظاہری نجاست نہیں ہے جو ہاتھوں وغیرہ پر لگی ہوئی ہو جس سے برتن ناپاک ہوتے ہوں۔ ہمارے کچھ مسلمان معاشروں میں آج بھی عورت کو ایسی حالت میں یکسر ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً: کھانا تیار کرنا، کسی دینی کتاب کو ہاتھ لگانا، دعائیں اور اذکار وغیرہ کو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ سوائے نماز، قرآنِ کریم کی تلاوت اور ہاتھ لگانے اور جماع کے باقی تمام امور شریعت کی نظر میں جائز ہیں۔ چنانچہ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ» فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ، فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، فَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا[6] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جماع کے سوا سب کچھ کرو۔ یہودیوں تک یہ بات پہنچی تو کہنے لگے: یہ آدمی ہمارے دین کی ہر بات کی مخالفت ہی کرنا چاہتا ہے۔ (یہ سن کر) اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود اس اس طرح کہتے ہیں تو کیا ہم ان (عورتوں) سے جماع بھی نہ کر لیا کریں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا حتی کہ ہم نے سمجھا کہ آپ دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں نکل گئے، آگے سے رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ کا ہدیہ آرہا تھا، آپ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا اور ان کو (بلوا کر) دودھ پلایا، وہ سمجھ گئے کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

### 4۔ وضع قطع اور بالوں کی کٹنگ

وضع قطع اور بالوں کی کٹنگ میں یہود جیسا طرز مسلمانوں کا ایک شوق ہے اور ان کی دیکھا دیکھی یہ لوگ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کے طریقہ اور سنت سے غافل ہو گئے ہیں اور اس طرف توجہ نہیں دی جاتی کہ آپ ﷺ اس بارے میں کیا ہدایات ہیں۔ بالوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح ہدایات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان یہود جیسے بال نہ بنائیں اور نہ ان جیسا لباس استعمال نہ کریں، چونکہ یہ ایک یہودی میڈیائی دور ہے تو اس میں ان کے ہر طور طریقے کو اتنا مشہور و مانوس کیا جاتا ہے کہ مسلمان خواہ دین دار ہوں یا دنیادار متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور ان جیسا لباس اور طور طریقہ اپنانے میں حرج محسوس نہیں کرتے۔ اس بارے میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكَ، وَقَالَ: «احْلِقُوا هَذَيْنِ - أَوْ قُصُّوهُمَا - فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ»[7]

حجاج بن حسان نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ میری بہن مغیرہ نے بیان کیا کہ تم ان دنوں نو عمر بچے تھے اور تمہارے بالوں کی دو لٹیں تھیں۔ تو انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور تمہارے لیے برکت کی دعا کی اور فرمایا: انہیں مونڈ ڈالو یا کتر والو۔ بلاشبہ یہ یہودیوں کی علامت ہے۔

### ڈاڑھی اور مونچھ کی قطع وبرید

ڈاڑھی اور مونچھ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یہود کے طور طریقے سے منع فرمایا ہے۔ڈاڑھی کے بارے میں ارشاد ہے کہ اسے بڑھاؤ اور مونچھوں کے بارے میں ہے کہ انہیں کم کرو، لیکن مسلمانوں کی حالت کو دیکھا جائے تو معاملہ بالکل الٹ ہے، جس چیز کے کم کرنے کا حکم ہے اسے بڑھایا جارہا ہے اور جس چیز کے بڑھانے کا حکم ہے اسے کم سے کم تر کیا جارہا ہے۔ یہ یہود کے اثرات ہیں اور ان کے رسم ورواج اور طور طریقے سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے کہ اپنے حبیب ﷺ کی ہر بات کو بھلا کر اغیار کی باتوں کی طرف ایسے متوجہ ہوئے کہ خیال تک نہ رہا کہ مخالفت کس کی ہے اور موافقت کس کی؟ حدیث مبارک ہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ [8] نبی کریم ﷺ نے فرمایا" تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کترواؤ۔"عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے انہیں کتروا دیتے۔

### مانگ نکالنا

سر کے بالوں کی زیب وزینت ان کی کٹنگ کے علاوہ وہ ان کو سنوارنے کا جو طریقہ کار ہمیں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عطا فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ سیدھی مانگ نکالی جائے نا کہ ایک طرف والی مانگ یا کوئی اور ایسا سٹائل جو غیر قوم کی مشابہت رکھتا ہو، لیکن حقیقتِ حال کو اگر دیکھا جائے تو مسلمان قوم میں سیدھی مانگ کا رواج بہت کم رہ گیا ہے۔ چھوٹے بڑے سب الٹی مانگ نکالے ہوئے ہیں مزید بر آں اسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ آرائش، زیبائش میں ہمارا مطمح نظر میڈیا ہے چونکہ وہ اسی سٹائل کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اس لیے ہمیں وہی پسند ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، «وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ» [9] ابن عباس سے روایت ہے کہ اہلِ کتاب اپنے بالوں کو سیدھا لٹکا چھوڑتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے اور جن معاملات میں آپ کو حکم نہ دیا جاتا ان میں آپ ﷺ اہلِ کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے آگے کے بحال سیدھے چھوڑے پھر بعد میں (جب اللہ کا حکم آگیا) آپ (سیدھی) مانگ نکالنے لگے

### وگ لگانا

بناؤ سنگار کے لیے اپنے بالوں کے ساتھ کوئی دوسرے انسانی، حیوانی یا مصنوعی بال لگوانے کو وگ کہتے ہیں۔ وگ پہلے زمانے میں صرف عورتیں استعمال کرتی تھیں اور آج کل عورتوں کے ساتھ ساتھ مرد بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔ یہ بھی ایک یہودی

سٹائل لوگوں میں عام ہو گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہود کا طرز قرار دیا ہے۔اس بارے میں رسول اللہ سلم کی حدیث ہے چنانچہ آپ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے۔عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ»[10] حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے جس سال انہوں نے حج کیا،سنا وہ منبر پر تھے،انہوں نے کٹی ہوئی لٹ پکڑی جو ایک محافظ کے ہاتھ میں تھی (جسے عورتیں بالوں سے جوڑتی تھیں) اور کہہ رہے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ان لٹوں سے منع فرماتے تھے اور فرما رہے تھے جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے ان کو اپنانا شروع کیا تو وہ ہلاک ہو گئے 5578۔

**حدود اللہ میں سفارش کرنا**

جو بیماریاں یہودیوں میں نمایاں تھیں ان میں ایک حدود اللہ میں سفارش کرنا بھی تھی۔ یہ لوگ اللہ کی حدود میں سفارش کیا کرتے،امیر و غریب کا فرق رکھا کرتے۔ مجرمین سے پیسے لے کر ان کے لیے حکام کو بدلا کرتے تھے۔اگر آج مسلمانوں کے روز مرہ معمولات کو دیکھا جائے تو بعینہ وہی چیز ہمیں نظر آئے گی۔ حدود اللہ میں مجرمین کی سفارشات ہوتی ہیں، پیسہ چلتا ہے امیروں کو عام معافی ملتی ہیں، اور احکام خداوندی صرف تبدیل ہی نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کا مذاق بنایا جاتا ہے۔ یہ یہود کی روش ہے اور اس بارے میں قرآن و سنت کے واضح ارشادات موجود ہیں مگر مسلمانوں کی اس طرف توجہ کم ہی جاتی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں فرمانِ نبوی ہے عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمِ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمِ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا[11] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے ابن شہاب سے خبر دی، انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ قریش کو ایک مخزومی عورت، جس نے چوری کی تھی، کے معاملے نے فکر مند کر دیا، انہوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے پیارے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس کی جراءت کر سکتے ہیں؟ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد (کو ساقط کرنے) کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟" پھر آپ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا اور فرمایا: "اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے تباہ کر ڈالا کہ جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ "ابن رمح کی حدیث میں: "تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے" کے الفاظ ہیں

**عورتوں کا فتنہ**

اللہ کے پیغمبر ارشاد فرماتے ہیں، عورتوں کا فتنہ سب سے پہلے بنی اسرائیل میں جاری ہوا ہے، مگر اس وقت مسلمانوں میں عورت کا فتنہ عام ہے۔ میڈیا ہو یا عوامی مقامات، منڈیاں، میلے ہوں یا مارکیٹیں عورت چھائی ہوئی ہے عورت کو باقاعدہ مارکیٹنگ کا ذریعہ سمجھا جارہا ہے اور اسی کے ذریعے سے پیسہ کمایا جارہا ہے اور عورت ایک عزت کی بجائے کھلونا بن چکی ہے۔ یہ غیرت مند مسلمان کا طریقہ نہیں ہے، بلکہ ایک یہودی طریقہ ہے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ» وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ: «لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ»[12] محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو سلمہ سے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے ابو نضرہ سے سنا، وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ دنیا بہت میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں (تم سے پہلے والوں کا) جانشیں بنانے والا ہے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، لہٰذا تم دنیا (میں کھو جانے سے) بچتے رہنا اور عورتوں (کے فتنے میں مبتلا ہونے سے) بچ کر رہنا، اس لیے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں (کے معاملے) میں تھا۔"
اور بشار کی حدیث میں ہے: "تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو۔

## حق کا چھپانا

حق کا چھپانا مسلمانوں میں عام ہے اور یہ رواج بھی یہود کی طرف سے ہی آیا ہے قرآن کریم نے بارہا یہود کے اس حق کے چھپانے والی عادت کا تذکرہ کیا اور مذمت کی ہے کہ ان کی جو تباہی اور بربادی کا باعث بنی وہ یہ بات تھی کہ وہ حق کو چھپایا کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کے علاوہ حدیثِ رسول ﷺ میں بھی ان کی اس برائی کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ ارشادِ پیغمبر ﷺ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙاُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ[13] جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں درآں حال یہ کہ ہم انھیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

## وجوہات

مسلمانوں کے یہود کے رسم ورواج کے اپنانے کی وجوہات کیا ہیں؟ اگر حالات کا مطالعہ کیا جائے تو مندرجہ ذیل وجوہات سامنے آتی ہیں۔

**1۔ احساس کمتری:** مسلمانوں نے اپنے اندر کمتری کا احساس پیدا کر لیا ہے۔ یہود و نصاری کے دنیاوی جاہ و جلال کی چمک کو دیکھ کر متاثر ہو گئے ہیں۔ ان کے طور طریقہ اور رسم ورواج کو اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ان جیسے مالدار اور آسودہ حال نظر آئیں۔ یہ وہ احساس ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے پیغمبر کے علاوہ ہر دوسری قوم کی نقل کرتے ہیں۔

**2۔ اتباعِ خواہشات:** ایک وجہ خواہشات کی اتباع ہے۔ مسلمان دنیاداری کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ان فوائدِ دنیا کو حاصل کرنے کے لیے اغیار کی اتباع کرتے ہیں اور ان کے رسم ورواج کے مطابق چلتے ہیں۔

3۔ **کاہلی اور سستی:** ایک وجہ کاہلی اور سستی بھی ہے۔ دین پر عمل کرنے کے لئے انسان کو چستی کی ضرورت ہوتی ہے اور انسان کا نفس عموما اس کو کاہلی کی طرف دھکیلتا ہے۔ اور جب انسان اپنے نفس کی بات کو مان لیتا ہے اپنے آپ کو سست بنالیتا ہے تو اس میں پھر دینداری پر عمل بھی مشکل ہو جاتا ہے پھر اغیار کے وہ طور طریقے جن میں سہولت ہوتی ہے، پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔

4۔ **عدمِ علم:** ایک وجہ علم کا نہ ہونا بھی ہے کہ لوگوں کو علم نہیں ہوتا کہ یہ کس کا طور طریقہ ہے۔ یہود ونصاریٰ کا یا مسلمانوں کا؟ لہٰذا وہ دیکھا دیکھی بغیر علم کے اسی کو اپنانا شروع کر دیتے ہیں جو طریقہ کار اس معاشرے میں رائج ہوتا ہے۔

**5۔ عدمِ توجہ:** ایک وجہ عدمِ توجہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے کو حلت، حرمت، جائز، ناجائز کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی، بس جو میسر آجائے وہی چلے گا۔ یہ بھی سنت نبوی سے دور ہونے کی وجہ ہے۔

**6۔ عدمِ نفرت:** ایک وجہ عدمِ نفرت بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے یہود کی عادات سے نفرت کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ دینی امور جنہیں بجالانے کا حکم ہے ان میں بھی یہود کی مخالفت کا حکم ہے آپ ﷺ نے یہود کی عادات سے نفرت دلائی ہے، مگر یہ نفرت ان کے دلوں میں نہیں ہوتی اسی لیے اگر سمجھ بھی رہے ہوتے ہیں کہ یہ طور طریقہ اور رسم ورواج یہودیوں کا ہے اس کے باوجود بھی نہیں چھوڑتے۔

**7۔ بے جا فراخ دلی کا مظاہرہ:** کچھ مسلمانوں کے دلوں میں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم فراخ دل لوگ ہیں لہٰذا ان افعال میں حرج نہیں۔ کچھ لوگ تو اپنی فراخ دلی ظاہر کرنے کے لیے غیر مسلموں کی عادات اپناتے ہیں۔

**8۔ مفاد پرستی:** ایک وجہ مفاد پرستی بھی ہوتی ہے جس کا مطلب ہے دنیاوی مفاد کی خاطر غیروں کا طریقہ اپنانا، یہ شریعت کی نظر میں ایک قبیح فعل ہے۔ درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی اس معاملہ میں واضح ممانعت موجود ہے، مگر چونکہ ظاہری طور پر دنیا کا ایک مفاد نظر آرہا ہوتا ہے اس لیے انسان دین سے بے اعتنائی برتنے لگتا ہے۔ یہود بذات خود لالچی قوم ہیں، اور ان کی کوشش یہی رہی ہے کہ لوگوں کے اندر مال و دولت کی حرص کو ابھاریں، مفاد پرستی لالچ کا لازمہ ہے چنانچہ مسلمانوں کو دنیا کی لالچ دے کر اپنے طریقہ کی طرف راغب کرتے ہیں۔

**9۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے چلائے گئے اشتہارات:** ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے چلائے جانے والے اشتہارات بھی زبردست ترغیب کا کام دیتے ہیں۔ لوگوں کے ذہنوں میں ہوتا ہے کہ ان کی پروڈکٹ اور ان کا طریقہ استعمال انسان کی صحت کے لئے زیادہ مفید ہے، اس وجہ سے ان کمپنیوں کی پروڈکٹ استعمال کرتے ہیں اور اسی طرح کا رہن سہن اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ دنیا کے بڑے لوگوں میں شامل کیے جاسکیں۔ عالمِ دین کا فرض بنتا ہے کہ وہ لوگوں کو سمجھائیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ صحیح میں فوائد کیا ہیں اور غلط میں نقائص کیا ہیں، لیکن اہل علم کی سستی کی وجہ سے لوگوں تک اس کی اصل حقیقت نہیں پہنچتی اگرچہ من جملہ اللہ علم ہوتا ہے حقیقت کا ادراک نہیں ہوتا اس وجہ سے لوگ اچھی بھلی چیزیں چھوڑ کر ان کی بیکار چیزوں کے درپے ہو جاتے ہیں۔

**10۔ غیر معیاری پیداوار:** مسلمان من حیث القوم میں ایک المیہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ غیر معیاری اشیاء کی پیداوار میں بدنامی کی حد تک مشہور ہو چکے ہیں اس لیے اپنوں غیروں سب کا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ جو لوگ افورڈ کرتے ہیں وہ مسلمانوں کی پروڈکشن کے

قریب ہی نہیں بھٹکتے، بلکہ ملٹی نیشنل پروڈکشن استعمال کرتے ہیں اور ان سے متاثر بھی ہوتے ہیں اور ان کے طور طریقے بھی اپناتے ہیں۔

**خلاصۂ بحث**

یہود کے رسم و رواج کو مسلمان اپنا رہے ہیں۔ اس لیے اس سب کچھ کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ کار اپنائے جا سکتے ہیں۔

1۔ مسلمان اغیار کی بظاہر چلملاتی دنیا سے تاثیر لینا چھوڑیں اور اسلام کے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔

2۔ اہلِ علم پروپیگنڈے کا توڑ پیش کریں لوگوں کو حقیقت بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور ان کے فوائد بتائیں۔

3۔ یہود کی حقیقت جو کلامِ الٰہی اور کلامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلائی ہے، وہ لوگوں کے دلوں میں بٹھائیں، تاکہ عوام ان کی اشیاء اور ان کے رہن سہن کو لینے سے گریز کریں۔

4۔ احساس کمتری کو ختم کریں۔ مسلمانوں کے اندر جو ایک کمتری کا احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کمتر ہیں اور یہود و نصاریٰ اور ہنود وغیرہ ان سے بڑھ کر ہیں، لہٰذا اپنے آپ کو بڑا دکھانے کے لئے ان کے طور طریقے اور طرز کو اپنانا ضروری ہے اس احساس کو ختم کریں کیونکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ جو دولت اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو نصیب کی ہے وہ دولت نا یہود و ہنود کے پاس ہے نہ نصاریٰ کے پاس۔

5۔ دیسی چیزوں کی افادیت بتائیں۔ کہ لوگ جو چیزیں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے استعمال کر رہے ہیں ان کا لیبل اچھا ہے مگر ان میں غذائیت وہ نہیں ہے جو کہ ہماری دیسی اشیاء میں ہے، اس لیے اپنی صحت کا خیال کرتے ہوئے ہمیں دیسی اشیاء استعمال کرنی چاہئے اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اشتہارات کی طرف للچاہٹ بھری نظروں کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہیے۔

6۔ خدا اور سولِ خدا کی محبت پیدا کریں۔ اگر لوگوں کے دلوں میں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا کر دی جائے تو لوگ خود بخود وہ طور طریقے جو یہود کی جانب سے آئے ہیں تو انکی محبت مسلمانوں کے دلوں سے ختم ہو جائے گی اور وہ وہ طریقہ اپنانے کی کوشش کریں گے جس کا ہمیں حکم ہے۔

7۔ دنیا کی لالچ کو کم سے کم کریں۔ کیونکہ جتنی دنیا کی لالچ ہو گی اتنا ہی انسان کافروں کی طرف متوجہ ہو گا اور اس کے لیے آخرت کے نفع نقصان کو نہیں دیکھے گا، لیکن اگر دنیا کی لالچ کم ہو گی تو مسلمان اسلام کو سامنے رکھے گا۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی لالچ کم سے کم کر کے بالآخر ختم کر دے۔

8۔ ذاتی مفاد پرستی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے کہ امت مسلمہ میں مفاد پرستی پیدا ہو گئی ہے کہ ہر بندہ اپنا ذاتی فائدہ دیکھتا ہے۔ اپنی ذات سے باہر اس کو کچھ نظر نہیں آتا اب چاہے وہ اسلام ہو یا اہل اسلام مسلمان ہو یا پھر کوئی اور۔ اس کو اگر پرواہ ہے تو صرف اور صرف اپنی۔ اس لیے اگر مفاد پرستی ختم ہو جائے تو پھر یہ باتیں بھی انشاء اللہ ختم ہو جائیں گیں۔

10۔ امت یہودی اشیاء کے متبادل کے طور پر معیاری اشیاء پیدا کرے اور جو لوگ اس معیار سے نیچے زندگی گزارنا ناممکن سمجھتے ہیں تو ان لوگوں کو جب اسی معیار کی اپنے ملک اور اسلامی پروڈکشن ملے گی تو وہ آہستہ آہستہ یہودی پروڈکشن سے کنارہ کش ہو جائیں گے، اور اپنے طور طریقوں اور اپنی پراڈکٹ کو ترجیح دینا شروع کریں گے۔ اگر یہ طریقہ اپنا لیا جائے تو امید ہے کہ مسلمان

ایک دفعہ پھر ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں گے اور جو یہود کے طور طریقہ رسم ورواج اور مثال ہم میں سرایت کر چکی ہیں وہ ختم ہو جائیں گیں۔

## References

[1] Al-Mā'idah 5:15.
[2] Moulvī Firūz al-Dīn, *Firūz al-Lughāt Urdu Jāme* (Lahore: Feroz Sons and Limited), 710.
[3] Wahīduzzamān Kairānawi, *Al-Qāmūs al-Wāhīd* (Karachi: Idāra-e-Islāmiyāt), 624.
[4] Abū Dāw'ood Sulaymān Ibn al-Ash'ath Ibn Isḥāq al-Azdī al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāw'ood*, Hadīth no: 44.
[5] Abū 'Īsā Muḥammad Ibn 'Īsā as-Sulamī Al-Ḍarīr al-Būghī at-Tirmidhī, *Ṣaḥīḥ al-Tirmidhī*: *Kitāb al-Adab*, Hadīth no: 2799.
[6] Abū al-Ḥusayn 'Asākir ad-Dīn Muslim Ibn al-Ḥajjāj Ibn Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadīth no: 694.
[7] Abū Dāw'ood, *Sunan Abī Dāw'ood*, Hadīth no: 4197.
[8] Muḥammad Ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Hadīth no: 5892.
[9] Ibn al-Ḥajjāj Ibn Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadīth no: 6062.
[10] Ibn al-Ḥajjāj Ibn Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadīth no: 5578.
[11]Ibn al-Ḥajjāj Ibn Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadīth no: 4410.
[12] Ibn al-Ḥajjāj Ibn Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadīth no: 6948.
[13] 'Al-Baqarah 2:160.